انگریز کے وظیفہ خوار

(گذشتہ سے پیوستہ)

مولانا عبدالعظیم انصاری، قصور

انگریز دوستی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ مولوی احمد رضا خاں نے جب ہندوستان کو دارالاسلام قرار دینے کے لئے اپنا رسالہ اعلام الاعلام لکھ کر شائع کیا تو انگریزی حکومت نے بڑے اہتمام کے ساتھ اس فتویٰ کو چھپوا کر عامتہ المسلمین میں کثیر تعداد میں تقسیم کیا۔

اس فتویٰ کا پشتو میں ترجمہ کر کے اسے قبائلی علاقے میں جو انگریز کے خلاف تھے تقسیم کیا جب وہاں کے علماء نے اس کے خلاف آواز بلند کی تو یو پی کے انگریز گورنر نے احمد رضا خاں کو سرکاری خرچ پر حرمین شریفین بھیجا شریف مکہ چونکہ انگریزوں کا پٹھو تھا اس نے خاں صاحب کی خوب آؤ بھگت کی اور سرکاری مولویوں سے تکفیری فتویٰ حاصل کر کے دیا۔

ان خدمات کے صلے میں نواب رام پور کی وساطت سے انگریز پانچ سو روپے ماہانہ خاں صاحب کو دیتا رہا۔ (رسالہ چٹان ۲۲ اکتوبر سنہ ٦٦ ص ١٠)

شورش مرحوم نے کیا خوب فرمایا۔

پاتے تھے خاندان حکومت سے رہبری
کل تک تھے آپ کارڈ کلائیو کے خانہ زاد

لوگوں کے دل میں اپنی بٹھاتے ہو برتری
سی آئی ڈی سے کہنہ روابط کی آڑ میں

جس نے سکھا دیئے تمہیں آداب کافری
کب تک رہے ہو خفیہ وظیفہ سے فیضیاب

بیت المقدس پر حملہ

۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں ترک انگریزوں کے خلاف تھے۔ انگریزوں نے شریف مکہ کو اپنا آلہ کار بنا کر ترکوں کا باغی بنا دیا پھر بیت المقدس پر حملہ کیا انگریز کی اس وظیفہ خوار جماعت (بریلوی) نے ترکوں پر کفر کا فتویٰ لگا کر حق نمک ادا کیا۔ سپاہیوں کو تعویذ لکھ کر دیئے کہ ترکوں کو شکست دینے میں کامیاب ہوں۔ جب بیت المقدس عیسائیوں کے ہاتھوں میں چلا گیا تو ان کے ہاں خوشیاں منائی گئیں اور شریف مکہ کے گھر گھی کے چراغ جلے۔ (تاریخ اسلام شوق امرتسری سنہ ۱۸۱۷ ص ۸٦٠)

شورش لکھتے ہیں۔

کاسہ لیسان فرنگی کے نمک خوار قدیم

جشن بربادی اسلام منانے والے
باندھ کر ٹیکا نصاریٰ کی رضا جوئی کا
گولیاں ترک جوانوں پر چلانے والے

احمد رضا خاں نے جب انگریز کی حمایت میں دوام العیش' اعلام الاعلام اور احکام الامارۃ والجہاد لکھیں تو ہندوستان کے "سنی" مسلمان اس سے متاثر ہو کر انگریز کی فوج میں بھرتی ہو کر میدان جنگ میں پہنچے اور بغداد شریف' بیت المقدس پر گولیاں چلائیں۔ ترکوں کی سلطنت کو شکست و ریخت سے دو چار کیا۔ چنانچہ انگریز کو جب فتح ہوئی تو اس نے اعلان کیا کہ بیت المقدس اور شام ہندوستانی مسلمانوں کی بدولت فتح ہوئے ہیں۔ یہ مسلمان کون تھے ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر غور کریں۔

یہ ہیں مجدد مائتہ حاضرہ کے کارنامے۔

اب گردیزی صاحب فرمائیں کہ انگریز کے حامی سید احمد شہیدؒ اور ان کی جماعت تھی یا اعلی حضرت صاحب انگریز کے اشارے پر ناچتے تھے۔ فافہم و تدبر

ظالم انگریز کی خدمت میں سپاس نامہ

ترکی کی سلطنت عثمانیہ کی شکست' مقامات مقدسہ کی بربادی اور خلافت اسلامیہ کی تباہی پر ۱۹۱۸ء میں انگریز نے جب فتح کے شادیانے بجائے اور وہ اس کامیابی کے نشہ میں مست و سرشار و محو رقص و سرود تھے تو پنجاب کے بریلوی پیروں' رہنماؤں اور سجادہ نشینوں نے ایک غیر سرکاری تقریب میں پنجاب کے انگریز گورنر مسٹر ایڈوائر اور لیڈی ایڈوائر کو مہمان خصوصی کے طور پر دعوت دی اور ان کی خدمت میں ایک سپاس نامہ پیش کیا۔

یہ وہی ظالم انگریز ہے جس کے حکم پر ۱۹۱۹ء میں جلیانوالہ باغ میں گولی چلائی گئی اور ہندوستانیوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی۔ اس انگریز کو بعد میں ایک باغیرت سکھ نے برسرعام لندن میں گولی سے کیفر کردار تک پہنچایا لیکن ملت رضائیہ کے یہ سپوت جو مسلمانوں کو کافر بناتے تھے ایک سکھ کافر سے بھی گئے گذرے ثابت ہوئے جو اس کے بھیانک جرم اور اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتے رہے۔

سپاس نامہ کی عبارت طویل ہے۔ ہم یہاں اس کے چند اقتباسات نقل کرتے ہیں تاکہ ان کی "انگریز دشمنی" کا راز کھل جائے اور ان کی اصل تصویر سامنے آجائے اور یہ لوگ اپنے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ سکیں۔

سپاس نامہ

"بحضور نواب ہز آنر سر مائیکل فرانس ایڈوائر جی سی آئی اے کے سی آئی ایس گورنر پنجاب۔
حضور والا۔ ہم خادم الفقراء سجادہ نشینان و علماء مع متعلقین شرکاء حاضر الوقت مغربی حصہ پنجاب نہایت ادب و عجز و انکسار سے یہ ایڈریس لے کر خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے ہیں اور ہمیں یقین کامل ہے کہ حضور انور جن کی ذات عالی صفات میں قدرت نے دل جوئی' ذرہ نوازی اور انصاف پسندی کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے ہم خاکساران باوفا کے اظہار دل کی توجہ سے ساعت فرما کر ہمارے فخر کو چار چاند لگا دیں گے۔ ...."

بتایئے اس سے بڑھ کر انگریز کی کاسہ لیسی' چاپلوسی' وفا شعاری' دوستی اور خدمت گذاری اور کیا ہو سکتی ہے۔ فن قصیدہ گوئی میں مہارت قابل داد ہے۔ اور مریدوں کے سامنے شوکت و تمکنت سے بیٹھنے والوں کی انگریزوں کے سامنے سرنگندگی اور اظہار عجز و نیاز لائق ملاحظہ ہے۔
آگے لکھتے ہیں۔

"حضور کا زمانہ ایک نہایت نازک زمانہ تھا اور پنجاب کی خوش قسمتی تھی کہ اس کی عنان حکومت اس زمانہ میں حضور جیسے صاحب استقلال بیدار مغز عالی دماغ حاکم کے مضبوط ہاتھوں میں رہی۔ بھرتی کا معراج صلیب احمر کی اعجاز دست گیری قیام امن کی تدبیر تعلیم کی ترقی سب حضور کی بدولت ہمیں حاصل ہوئی۔

صلیب احمر نسواں کے نیک کام میں حضور کی ہمدم و ہمراز جنابہ لیڈی ایڈوائر صاحبہ نے جن کو ہم مروت کی زندہ تصویر سمجھتے ہیں۔ ہمارا ہاتھ بٹایا اور ہندوستانی مستورات پر احسان کر کے ثواب دارین حاصل کیا۔۔۔۔

آگے جا کر اس سپاس نامہ میں یہ شعر بھی لکھا ہے۔

ہوئیں بد نظمیاں دور "انگریزی" عمل آیا
بجا آیا۔ بہ استحقاق آیا برمحل آیا

کیا فرماتے ہیں گردیزی صاحب ان سجادہ نشینوں کے بارے میں جو انگریزی حکومت کو درست برمحل اور حق دار بتا رہے ہیں کیا یہ لوگ انگریز کے پٹھو تھے یا نعوذ باللہ سید شہیدؒ فیصلہ آپ خود کریں۔
آگے لکھتے ہیں کہ

"ہمیں یقین ہے کہ ہم اور ہمارے پیروان اور مریدان فوجی وغیرہ جن پر سرکار برطانیہ کے بے شمار

احسانات ہیں ہمیشہ سرکار کے حلقہ بگوش اور جاں نثار رہیں گے"

آگے امیر امان اللہ خاں والی افغانستان اور احمد شاہ ابدالی' نادر شاہ کو غارت گر فسادی اور کوتاہ اندیش ظاہر کیا گیا ہے اور سرکار انگلشیہ کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے گئے ہیں۔

پھر اس ظالم ایڈوائر کی فرقت کا رونا یوں رویا ہے۔

حضور انور اگرچہ آپ کی فرقت کا ہمیں کمال رنج ہے۔

سر غم سے کھچے کیوں نہ سردار ہمارا
لو ہم سے چھٹا جاتا ہے سردار ہمارا

اپنے سردار کی جدائی میں کس قلق کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ پھر ان کے حق میں دعا کی گئی ہے۔

ہم دعاگویان جناب باری میں دعا کرتے ہیں کہ حضور مع لیڈی صاحبہ و جمیع متعلقین مع الخیر اپنے پیارے وطن پہنچیں۔ تادیر سلامت رہیں اور وہاں جا کر ہم کو دل سے نہ اتاریں۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

میں نے اس سپاس نامہ کے صرف چند اقتباسات ہی پیش کئے ہیں۔ تاکہ بریلوی حضرات ان کی روشنی میں اپنا چہرہ دیکھ سکیں اور سید شہیدؒ پر الزام لگانے والے اپنے اسلاف کا مذموم کردار ملاحظہ کر سکیں ورنہ یہ طویل سپاس نامہ ان کی انگریز دوستی اور فرنگی کی وفا شعاری کی ایک ضخیم سیاہ دستاویز اور قرطاس اسود ہے۔

یہ سپاس نامہ۔ مخدوم رشید (ملتان) پاکپتن' پیر محمد رشید شیر گڑھ ضلع منٹگمری۔ جلال پور پیروالہ۔ سیال شریف۔ گولڑہ شریف شاہ پور۔ کیمبل پور۔ کوٹ سدھانہ ضلع جھنگ کی خانقاہوں کے گدی نشینوں کے علاوہ متعدد دیگر پیروں۔ مخدوم زادوں اور سجادہ نشینوں کی طرف سے پیش کیا گیا۔

اب بھی اگر یہ پیٹ کے پجاری' قبوری شریعت کے علم بردار' قبروں کو چومنے چاٹنے والے' رقص و سرود کے دلدادہ' حجروں میں مجرے کرنے اور قوالیوں پر سر دھننے والے دودھ کے مجنوں' توحید کے پرستار خدا کی راہ میں سر دھڑ کی بازی لگانے والے مجاہدوں اور غازیوں کو یہ کہیں۔

"سید احمد شہیدؒ نے انگریزی حکومت کی جڑوں کو مضبوط کیا انگریزوں کے خلاف وہ میدان جہاد میں اترے ہی نہیں اور ان کی انگریزوں کے ساتھ سازباز تھی وغیرہ وغیرہ۔ (اقتباس حقائق تحریک بالا کوٹ)

تو اس سے یہی سمجھا جائے گا کہ وہ اپنے اسلاف کی کمزوریوں' سجادہ نشینوں کی غداریوں' "سنی" حضرات کی ملک دشمنی اور انگریز دوستی پر پردہ ڈالنے کے لئے اس قسم کی الزام تراشی کر رہے ہیں اور یہ لوگ

اپنے منہ کی کالک دوسروں کے چہروں پر ملنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

انگریزوں کے حق میں فتویٰ دینے، ہندوستان کو دارالاسلام کہنے انگریزوں کے وظیفہ خوار ہونے کے عیوب کو چھپانے کے لئے یہ مذموم حربے استعمال کر رہے ہیں۔ ورنہ مندرجہ بالا حقائق سے جو انہی کی کتابوں سے ظاہر کئے گئے ہیں صاف واضح ہے کہ یہ نام نہاد سنی' رضا خانی' بریلوی' انگریز کو خوش کرنے کے لئے ہر ہتھکنڈا استعمال کرتے رہے۔ انگریزی حکومت کو رحمت الٰہی سمجھا۔ اس کے لئے دعائیں کیں۔ ہندوستانیوں کے قاتل ظالم ایڈوائر کو سپاس نامہ پیش کیا اور اپنی وفاداری کا یقین دلایا۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

سفرِ حجاز

رحلۃ

شہیدِ اسلام امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ

کے قلم سے

ادارہ ترجمان السنۃ لاہور

پاکستان